کنزالمدارس بورڈ کے نصاب میں داخل علم بلاغت کی مشہور کتاب "البلاغة الواضحة" کے قواعد کو طلبہ کرام کے امتحان کی آسانی کے پیش نظر جمع کر دیا گیا ہے۔ان کو یاد کرنے سے فہمِ فن کے ساتھ امتحان کی کامیابی کے لیے بھی مفید ثابت ہوں گے۔

المجموعةُ النافعةُ

فی

حفظِ قواعدِ البلاغةِ الواضحةِ

وٹسپ نمبر:03377649550

مدرس: استاذ محترم علامہ محمد محمود نقشبندی تونسوی حفظہ اللہ

جامع: محمد نعیم عطاری متعلم درجہ رابعہ

جامعۃ المدینہ فیضان پیر پٹھان تونسہ شریف (دعوت اسلامی)

التشبيه : بَيَانُ أَنَّ شَيْئاً أَوْ أَشْيَاءَ شَارَكَتْ غَيْرَها في صفةٍ أَوْ أَكْثَرَ ، بأداةٍ هِيَ الكاف أَوْ نحوها ملفوظةً أَوْ ملحوظة مقديره

أَرْكان التشبيه أربعة ، هي : المُشَبَّهُ ، والمُشَبَّهُ بِهِ ، ويُسميان طَرَفَي التشبيه ، وأَداةُ التَّشْبِيهِ ، وَوَجْهُ الشَّبَهِ ، وَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى وَأَظْهَرَ فِي الْمُشبَّهِ بِهِ مِنْهُ فِي الْمُشَبَّهِ

تشبیہ : اس بات کے بیان کرنے کو کہتے ہیں کہ ایک چیز یا چند چیزیں دوسری چیز کے ساتھ ایک صفت یا زیادہ صفتوں میں شریک ہیں حرف تشبیہ کاف یا اس کے مانند کے ذریعہ، وہ ادات تشبیہ چاہے لفظوں میں مذکور ہو یا لفظوں میں نہ ہو لیکن ملحوظ ہو۔

ارکان تشبیہ چار ہیں، وہ یہ ہیں

الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ یہ دونوں تشبیہ کے طرفین کہلاتے ہیں، (ج) ادات تشبیہ، وجہ شبہ، وجہ شبہ کا مشبہ کے) مقابلہ میں مشبہ بہ میں زیادہ واضح اور قوی ہونا ضروری ہے۔

التشبيه الْمُرْسَلُ : مَا ذُكِرَتْ فِيهِ الأَدَاةُ

التشبيه الْمُؤَكَّد : ما حُذِفَت منه الأداةُ

. **التشبيه المُجمل** : ما حُذِف منه وجه الشبه

. **التشبيه الْمُفَصَّلُ** : ما ذُكِرَ فيه وجه الشبه

التشبيه البليغ : ما حُذِفت منه الأداة ووجه الشبه

تشبیہ مرسل : وہ تشبیہ ہے جس میں ادات تشبیہ مذکور ہو

تشبیہ مؤکد : وہ تشبیہ ہے جس میں ادات تشبیہ محذوف ہو

تشبیہ مجمل ؛وہ تشبیہ ہے جس میں وجہ شبہ محذوف ہو

تشبیہ مفصل؛وہ تشبیہ ہے جس میں وجہ شبہ مذکور ہو،

تشبیہ بلیغ ؛وہ تشبیہ ہے جس میں ادات تشبیہ اور وجہ شبہ دونوں محذوف ہوں۔

يُسمّى التشبيه **تمثيلاً** إذا كان وجه الشبه فيه صورة مُنْتَزَعة من متعدد . و**غَيْرَ تَمْثِيل** إذا لم يَكُنْ وَجْهُ الشَّبَه كذلك .

تشبیہ کو **تمثیل** اس وقت کہتے ہیں جب وجہ شبہ اس میں متعدد چیزوں سے اخذ کی ہوئی صورت ہو،اور **غیر تمثیل** اس وقت کہا جاتا ہے جب وجہ شبہ اس طرح نہ ہو،(بلکہ وجہ شبہ مفرد ہو)۔

التشبيه الضمني : تشبيه لا يُوضع فيه الْمُشَبَّهُ والمشبَّه به في صورة من صور التشبيه المعروفة بَلْ يُلْمَحان في التركيب . وهذا النوع يُؤْتَى به لِيُفيد أن الحكم الذي أُسْنِدَ إِلَى المَشبَّه ممكن

تشبیہ ضمنی؛ وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کو تشبیہ کی معروف صورت میں ذکر نہ کیا جائے بلکہ کلام کی ترکیب میں دونوں کو اشارہ ذکر کیا جائے،اور تشبیہ کی یہ قسم اس بات کا فائدہ دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہے کہ مشبہ کی طرف جس حکم کی نسبت کی گئی ہے وہ ممکن ہے۔

أَغْرَاضُ التشبيه كثيرة منها ما يأتي

(الف) بيان إمكان المشبه : وذلك حِينَ يُسْنَدُ إِلَيْهِ أَمْرٌ مُسْتغرَب لا تزول غرابته إلا بذكر شبيه له .

(ب) بيان حاله : وذلك حينما يكون المشبه غير معروف الصفة قَبْلَ التشبيه فَيُفيده التشبيه الوصف

(ج) بیان مقدار حاله : وذلك إذا كان المشبه معروف الصفة قَبْلَ التشبيه مَعْرِفَةً إجمالية . وكان التشبيه يُبَيِّنُ مقدار هذه الصفة

(د)تقرير حالِهِ ؛ كما إذا كان ما أُسند إلى المشبه يحتاج إلى التثبيت والإيضاح

(هـ) تَزْيِينُ الْمُشَبّهِ أَو تَقْبِيحُهُ

تشبیہ کے اغراض ومقاصد بہت زیادہ ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں جو آگے آرہے ہیں۔

(الف)مشبہ کے امکان کو بیان کرنا ،اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب مشبہ کی طرف کسی ایسی انوکھی چیز کی نسبت کی جائے، کہ اس کا انوکھا پن بغیر اس کی نظیر کو ذکر کئے ختم نہ ہو۔

(ب)مشبہ کی حالت کو بیان کرنا، اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مشبہ تشبیہ سے پہلے اس صفت کے ساتھ مشہور نہ ہو، تو یہ تشبیہ مذکورہ وصف کے ساتھ اس کے متصف ہونے کا فائدہ دیتی ہے۔

(ج)مشبہ کی حالت کی مقدار کو بیان کرنا، اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مشبہ تشبیہ سے پہلے مذکورہ صفت کے ساتھ اجمالی طور پر معروف ومشہور ہو،اور تشبیہ اس صفت کی مقدار کو بیان کردیتی ہے۔

(د)مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مشبہ کی طرف ایسی چیز منسوب کی جائے جس کو پختہ کرنے کی اور مثال سے وضاحت کی ضرورت پڑے۔

(ھ)؛مشبہ کو خوبصورت انداز میں یا اس کو قبیح انداز میں پیش کرنا۔

. **التشبيه المقلوب هو** ؛ جعل المشبه مشبهاً به بادعاء أَنَّ وجه الشبه فيه أقوى وأظهر

تشبیہ مقلوب: وہ مشبہ کو مشبہ بہ بنادینا ہے اس دعوی کے ساتھ کہ وجہ شبہ مشبہ میں زیادہ قوی اور نمایاں ہے۔

المَجَاز اللغوی؛ هُوَ اللفظ المُسْتَعْمَلُ في غير ما وُضِعَ له لعلاقة مع قرينة مانعة مِنْ إرادة المعنى الحقيقي.

والعلاقةُ بَيْنَ الْمَعْنَى الحقيقي والمعنى المجازي قد تكون المُشابهة، وقد تكون غيرها، والقرينة قد تكون لفظيةً وقد تكونُ حَالِيَّةً

مجاز لغوی: وہ ایسا لفظ ہے جو کسی علاقہ اور مناسبت کی وجہ سے اپنے غیر موضوع لہ معنی میں مستعمل ہو، ایسے قرینہ کے ساتھ جو حقیقی معنی مراد لینے سے مانع ہو، اور حقیقی معنی اور مجازی معنی کے درمیان علاقہ کبھی مشابہت کا ہوتا ہے، اور کبھی مشابہت کے علاوہ ہوتا ہے، اور قرینہ کبھی لفظیہ ہوتا ہے، اور کبھی حالیہ ہوتا ہے۔

الاسْتِعارَةُ مِنَ المجاز اللغوی، وهي تَشْبِيهُ حُذِفَ أَحد طرفَيْهِ، فعلاقتها المشابهة دائماً، وهي قسمان:

تصريحية، وهي ما صرح فيها بلفظ المشبه به.

مَكنِيَّة، وهی ما حُذِفَ فيها المشَبَّهُ بِهِ وَرُمِزَ لَهُ بشيء من لوازمه

استعارہ؛ مجاز لغوی میں سے ہے، اور یہ ایسی تشبیہ ہے جس کے دونوں طرف (مشبہ اور مشبہ بہ) میں سے کسی ایک کو حذف کر دیا گیا ہو، اور اس کا علاقہ ہمیشہ مشابہت کا ہوتا ہے۔۔۔اور استعارہ کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم **تصریحیہ** ہے، اور یہ ایسا استعارہ ہے جس میں لفظ مشبہ بہ کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا

دوسری قسم **مکنیہ** ہے، اور یہ ایسا استعارہ ہے جس میں مشبہ بہ کو حذف کر دیا گیا ہو، اور مشبہ بہ کے لوازم میں سے کسی لازم کے ذریعہ مشبہ بہ کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو۔

تَكُونُ **الاستعارةُ أَصْلِيّةً** إذا كان اللفظ الذي جَرَتْ فيه اسماً جامدا

تكون **الاستعارة تَبَعِيّةً** إذا كان اللفظ الذي جَرَتْ فيه مُشْتَقًا أَوْ فِعلًا.

.كلُّ تَبَعِيَّةٍ قَرِينَتُها مَكْنِيَّةٌ ، وإذا أجريت الاستعارة في واحدة منهما امْتَنَعَ إِجْرَاؤُها في الأُخْرَى

استعارہ اصلیہ ؛اس وقت ہو گا جب کہ جس لفظ میں استعارہ جاری ہوا ہے وہ اسم جامد ہو۔

استعارہ تبعیہ؛اس وقت ہو گا جب کہ جس لفظ میں استعارہ جاری ہوا ہے وہ اسم مشتق ہو یا فعل ہو۔

ہر استعارہ تبعیہ کا قرینہ استعارہ مکنیہ ہوتا ہے مگر جب استعارہ تبعیہ اور مکنیہ میں سے کسی ایک میں استعارہ جاری کر دیا جائے تو دوسرے میں اس کا جاری کرنا جائز نہیں ہو گا۔

. **الاستعارة المُرَشَّحَةُ** : ما ذُكر معها ملائم المشبه به

الاستعارة المجردة : ما ذكر معها ملائم المشبه

. **الاستعارة المُطلقة** : ما خَلَتْ من مُلائمات المشبه به أو المشبه

لا يُعْتَبَرُ الترشيح أو التجريدُ إلا بَعْدَ أَنْ تَتمَّ الاستعارة باستيفائها قرينتها لفظية أو حالية ، ولهذا لا تُسَمّى قرينة التصريحية تجريداً ، ولا قرينة المكنية ترشيحاً

استعارہ مرشحہ ؛وہ استعارہ ہے جس میں مشبہ بہ کے مناسب کو ذکر کیا جائے۔

استعارہ مجردہ ؛اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ مشبہ کا مناسب ذکر کیا جائے۔

استعارہ مطلقہ؛وہ استعارہ ہے جو مشبہ بہ اور مشبہ کے مناسبات سے خالی ہو۔

ترشیح اور تجرید کا اعتبار اسی وقت ہو گا جب کہ استعارہ اپنے قرینہ لفظیہ یا حالیہ سے پورا ہو چکا ہو،اسی لئے استعارہ تصریحیہ کے قرینہ کو تجرید اور مکنیہ کے قرینہ کو ترشیح نہیں کہا جاتا ہے۔

الاستعارة التمثيلية ؛تركيب استُعْمِلَ في غير ما وُضِعَ له لعلاقة المشابهة مَعَ قَرِينَةٍ مَانِعَةٍ مِنْ إرادةِ مَعْنَاهُ الأصلى

استعارہ تمثیلیہ؛ ہر وہ ترکیب ہے جو غیر موضوع لہ معنی میں مستعمل ہو مشابہت کے علاقہ کی وجہ سے اور ساتھ ہی حقیقی معنی مراد لینے سے مانع قرینہ بھی ہو۔

المجازُ الْمُرْسَل؛ كلمة اسْتُعْمِلَتْ فِي غَيْرِ مَعناها الْأَصْلَى لعلاقة غير المشابهة مع قرينة مانعة من إرادة المعنى الأصلي

مِنْ علاقات المجاز الْمُرْسَل: السَّبَبية، المسببيَّة ،الْجُزْئية، الكلية ،اعْتِبَارُ ما كان، اعتبار ما يكون ، الْمَحَلِّيَّة، الحالية .

مجاز مرسل: وہ کلمہ ہے جو اپنے غیر حقیقی معنی میں استعمال کیا جائے، مشابہت کے علاوہ کسی علاقہ کی وجہ سے، ساتھ ہی حقیقی معنی مراد لینے سے مانع قرینہ بھی ہو۔

مجاز مرسل کے کچھ علاقے یہ ہیں: سببیت - مسببیت - جزئیت - کلیت - اعتبار ماکان - اعتبار مایکون - محلیت - حالیت

المجاز العقلي؛ هو إسناد الفعل أو ما في معناه إلى غير ما هو له لعلاقة مع قرينة مانعة من إرادة الإسناد الحقيقي .

الإسناد المجازي؛ يكون إلى سبب الفعل أو زمانه أو مكانه أو مصدره ، أو بإسناد المبنى 5 للفاعل إلى المفعول أو المبنى للمفعول إلى الفاعل

مجاز عقلی : وہ فعل یا معنی فعل کی غیر ما ھو لہ کی طرف نسبت کرنا ہے، کسی علاقہ کی وجہ سے ایسے قرینہ کے ساتھ جو اسناد حقیقی کو مراد لینے سے مانع ہو۔

اسناد مجازی: فعل کے سبب یا فعل کے زمانے یا فعل کے مکان یا فعل کے مصدر کی طرف ہوتی ہے، یا مبنی للفاعل کی نسبت مفعول کی طرف یا بنی المفعول کی نسبت فاعل کی طرف کرنے سے ہوتی ہے۔

. **الكناية؛** لفظ أُطلِقَ وأُرِيدَ به لازِمُ مَعْنَاهُ مَعَ جَوَازِ إرادة ذلك المعنى

تَنْقَسِمُ الكِنَايَة باعتبار المكني عنه ثلاثة أقسام . فإِنَّ المَكْنى عنه قد يكون صِفَةً . وقد يكون . موصوفاً . وقد يكون نسبة

کنایہ؛ ایسا لفظ ہے جس کو بول کر اس کا لازم معنی مراد لیا جائے، ساتھ ہی اس کا اصلی معنی مراد لینا بھی جائز ہو۔

مکنی عنہ کے اعتبار سے کنایہ کی تین قسمیں ہیں، اس لئے کہ مکنی عنہ کبھی صفت ہوتی ہے، کبھی موصوف، اور کبھی نسبت ہوتی ہے، اول کو کنایہ عن الصفۃ، ثانی کو کنایہ عن الموصوف، اور ثالث کو کنایہ عن النسبہ کہتے ہیں۔

: **الجِنَاسُ** أَن يَتَشَابَهَ اللفظانِ في النُّطقِ وَيَخْتَلِفَا في الْمَعْنى . وهُو نَوْعان

. **تام** : وهو ما اتفق فيه اللفظان في أمور أربعة هي : نَوْعُ الحُروفِ . وشَكْلُهَا . وعَدَدُها . وترتيبها

غَيْرُ تَامٌ : وهو ما اختلف فيه اللفظان في واحد مِنَ الْأُمُورِ الْمُتَقَدِّمَة

جناس؛ اس کو کہتے ہیں کہ دو لفظ بولنے میں ایک جیسے ہوں اور معنی میں مختلف ہوں، جناس کی دو قسمیں ہیں۔

جناس تام:-وہ یہ ہے کہ جس میں دو لفظ چار چیزوں میں متفق ہوں، یعنی نوع حروف (الف، با تا، ثا، جیم الخ) شکل یعنی ہیئت حروف (حرکت سکون وغیرہ) تعداد حروف اور ترتیب حروف میں۔

جناس غیر تام:-وہ یہ ہے کہ جس میں دو لفظ ان چار امور (یعنی نوع، ہیئت، تعداد اور ترتیب) میں سے کسی ایک میں مختلف ہوں۔

الاقْتِباسُ؛ تَضْمِينُ النَّثْرِ أَوِ الشِّعْرِ شَيْئاً مِنَ الْقُرْآن الكريم أو الحديث الشريفِ مِنْ غَيْرِ دلالةٍ عَلَى أَنَّهُ منهما . ويجوز أَنْ يُغَيِّرَ فِي الأَثَرِ الْمُقْتَبِس قَلِيلًا

اقتباس: وہ کلام نثر یا شعر میں قرآن کریم یا حدیث شریف کے کچھ حصہ کو شامل کر لیا جائے اور یہ صراحت نہ کی جائے کہ یہ قرآن یا حدیث کا حصہ ہے، اور اقتباس کئے ہوئے اثر میں تھوڑی تبدیلی بھی کر سکتے ہیں۔

: **الطَّبَاقُ** الْجَمْعُ بَيْنَ الشَّيْءِ وضده في الكلام ، وَهُوَ نَوْعان

الإيجاب طباق ، وَهُو مَا لَمْ يَخْتَلِفْ فِيهِ الدَّان إيجاباً وَسَلْب

. **طِبَاقُ السَّلبِ** ، وَهُو ما اخْتَلَفَ فِيهِ الضّدان إيجاباً وَسَلْباً

طباق: -کلام میں کسی شی کو اور اسکی ضد کو جمع کرنے کا نام ہے، اور اسکی دو قسمیں ہیں۔

طباق ایجاب: -وہ طباق ہے جس میں دو ضدیں ایجاب وسلب میں مختلف نہ ہوں۔

سلب: وہ طباق ہے جس میں دو ضدیں ایجاب وسلب میں مختلف ہوں۔

. **السَّجْعُ**؛ تَوَافُقُ الْفَاصِلَتَيْنِ فِي الْحَرْفِ الْأَخِير ، وأَفْضَلَهُ مَا تَسَاوَتْ فِقَرُهُ

سجع: ۔وہ دو فاصلوں کا آخری حرف میں موافق ہونا ہے، اور بہتر سجع وہ ہے جسکے فقرے برابر ہوں

التَّوْرِيَةُ؛ أَنْ يَذْكُرَ المتكلّمُ لَفظاً مُفْرَدًا له مَعْنَيَانِ ، قَرِيبٌ ظَاهِرٌ غَيْرُ مُرَادٍ ، وَبَعِيدٌ خَفَى هُوَ الْمُرَادُ

توریہ: وہ یہ ہے کہ متکلم ایک مفرد لفظ ذکر کرے جسکے دو معنی ہوں، ایک قریبی معنی جو ظاہر ہو لیکن مراد نہ ہو، اور دوسرے بعید معنی جو خفی ہو، اور یہی مراد ہو۔

حُسْنُ التَّعْلِيلِ؛ أَنْ يُنْكِرَ الأَدِيبُ صَرَاحَةً أَوْ ضِمْناً عِلَّةَ الشَّيْءِ الْمَعْرُوفَةَ ، وَيَأْتِي بِعَلَّةٍ أَدَبِيَّةٍ طَرِيفَةٍ تُنَاسِبُ الغَرَضَ الَّذِي يَقْصِدُ إِلَيْهِ .

حسن تعلیل ؛یہ ہے کہ ادیب صراحتہ یاضمنا کسی شئ کی معروف علت کاانکار کرے،اور ایسی انوکھی ادبی علت لاوے جو اسکی غرض کے مناسب ہو جس کاوہ قصد کر رہاہے۔

. **الْمُقَابَلَةِ**؛ أَنْ يُؤْتَى بِمَعْنَيَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ ، ثم يُؤْتَى بِمَا يُقابِلُ ذَلِكَ عَلَى التَّرْتِيب

مقابلہ ؛اس کو کہتے ہیں کہ دو یازیادہ معانی کولا یاجائے پھران کے مقابل معانی ترتیب وار لائے جائیں۔

: **تَأْكِيدُ الْمَدْحِ بما يُشْبِهُ الذم ضربان**

. أَنْ يُسْتَثْنَى مِنْ صِفَةِ ذَمٍّ مَنْفِيَّةٍ صِفَةُ مَدْحٍ

أَن يُثْبَتَ لِشَيْءٍ صِفَةُ مَدْحٍ ، وَيُؤْتَى بَعْدَها بأَدَاةِ اسْتِثْنَاءٍ تَلِيهَا صِفَةُ مَدْحٍ أُخْرَى

.**تأكيد الزم بما يُشبه المدح ضربان**: أَن يُسْتَثْنَى مِنْ صِفَةِ مَدْحٍ مَنْفِيَّةٍ صِفَةُ ذَمٌّ

أَنْ يُثْبَتَ لِشَيْءٍ صِفَةُ ذَمٍّ ، ثُمَّ يُؤْتَى بَعْدَها بِأَدَاةِ اسْتِثْنَاءٍ تَلِيهَا صِفَةُ ذَمٍّ أُخْرَى

تاکید المدح بمایشبہ الذم کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم یہ ہے کہ مذمت کی منفی صفت سے مدح کی صفت کااستثناء کیا جائے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ کسی شیئ کے لئے مدح کی صفت ثابت کی جائے،اور اسکے بعد حرف استثناءلا یاجائے جسکے بعد مدح کی دوسری صفت ہو۔

تاکید الذم بمایشبہ المدح کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم یہ ہے کہ مدح کی منفی صفت سے مذمت کی صفت کااستثناء کیا جائے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ کسی شیء کے لئے مذمت کی صفت ثابت کی جائے، پھر اسکے بعد حرف استثناءلا یاجائے، جسکے بعد دوسری صفت ذم ہو۔

أسلوب الحكيم؛ تَلَقِّي الْمُخَاطَبِ بِغَيرِ مَا يَتَرَقَّبُهُ . إِمَّا بترك سؤاله والإجابة عن سؤال لم يَسْأَلْهُ . وَإِمَّا بِحَمْل كلامِهِ عَلَى غير ما كَانَ يَقْصِدُ إِشَارَةً إِلى أَنَّهُ كَانَ يَنْبَغِي له أَنْ يَسْأَلَ هذا السؤال أَوْ يَقْصِدَ هَذَا الْمَعْنَى .

اسلوب حکیم : کہتے ہیں مخاطب کو اس چیز کے علاوہ ملے جسکا وہ انتظار کرتا ہے، یا تو اسکے سوال کو چھوڑ دینے کے ذریعہ، یا مخاطب کو اسکے سوال کے علاوہ دوسرے سوال کا جواب دینے کے ذریعہ، یا اسکے کلام کو اسکے مقصود کے علاوہ پر محمول کرنے کے ذریعہ، یہ اشارہ کرتے ہوئے کہ مخاطب کے لئے یہی سوال کرنا زیادہ مناسب تھا، یا یہی معنی مراد لینا زیادہ مناسب تھا [1]

مستفیدین سے دعائے مغفرت کی درخواست

پیر، 27 جنوری، 2025

---

(1): ترجمہ میں کتاب بنام الرحمۃ الواسعۃ سے استفادہ کیا گیا